بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم شنبہ

جلد ۳۳ | ۱۶ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | ۵ رجب ۱۳۶۴ھ | ۱۶ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۴۰

۹۵۰ جناب مرزا عبدالحق صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل گورداسپور Gurdaspur

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ احسان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو پرسوں سے پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے اور پاؤں پر ورم بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ آج حضور علالت کی وجہ سے خطبہ جمعہ نہ پڑھا سکے۔ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے خطبہ جمعہ پڑھا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت کریں۔

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب چند دن کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔

جناب خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال چند روز کے لئے بغرض تبدیلی آب و ہوا ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں۔

روزنامہ الفضل قادیان

مسیح موعودؑ کے متعلق حضرت زرتشتؑ کی پیشگوئی

۵ رجب ۱۳۶۴ھ

(از ایڈیٹر)

... سپرد کی جاتی ... دی جاتی ہے ... ے۔ (الفضل)

... اس تعلیم کی وضاحت موجود ہے ... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی فرمائی ہے۔ کہ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ یعنی کوئی قوم ایسی نہیں جس میں خدا تعالیٰ نے اپنا کوئی مامور اور مرسل نہ بھیجا ہو۔ اسی اصل کے ماتحت آپ نے حضرت رام چندر جی اور حضرت کرشن جی کو خدا کے سچے نبی اور مامور قرار دیا۔ اور اسی تعلیم کے ماتحت جماعت احمدیہ پارسی مذہب کے بانی حضرت زرتشت کو بھی خدا تعالیٰ کا مامور اور مرسل سمجھتی ہے۔ چونکہ ان کے زمانہ بعثت پر ایک طویل زمانہ گزر چکا ہے۔ اور زمانہ کے تغیرات نے ان کے حالات اور ان کی تعلیم پر بہت کچھ پردے ڈال دیئے ہیں۔ اس لئے مختلف ذرائع سے ہی ان کے متعلق معلومات حاصل ہو سکتی ہیں اور اسی قسم کی معلومات کی بناء پر اخبار "پربھات" (۱۰ جون ۱۹۴۵ء) میں ایک محقق حکمت رائے صاحب نے "ایران کا قدیم مذہب" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جو شکریہ کے ساتھ دوسری جگہ درج کیا جا رہا ہے۔

اس مضمون میں جہاں زرتشتی مذہب میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے قادر مطلق ہونے کی بنیادی تعلیم جو تمام راستباز انبیاء اپنے اپنے زمانہ میں دیتے چلے آئے ہیں وضاحت کے ساتھ پائے جانے کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں بعض ایسی باتیں بھی موجود ہیں جن میں صداقت کی جھلک نظر آتی ہے اور سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے متعلق پیشگوئی کا صاف اور کھلے الفاظ میں ذکر ہے۔ چنانچہ قیامت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ "... پیشگوئی زرتشت کا بیٹا دش کریگا۔ جو مسیح کی طرح آرمزد کے پیغمبر کی حیثیت سے دنیا میں آئیگا۔ وہ دنیا کی رہبری اور اہرمن (شیطان) کے قتل پر مامور ہوگا۔ یا جیسا کہ ایک اور بیان سے ظاہر ہے۔ زمین کو آگ کی مدد سے پاک اور بدی کو تباہ کرکے ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائیگا جہاں صرف نیکی کا قیام ہوگا۔"

ان سطور میں آنے والے موعود کی بعثت کا مقصد اور مدعا جن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور جو یہ ہیں۔ کہ "وہ بدی کو تباہ کرکے ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائیگا۔" خاص طور پر قابل توجہ ہیں جو آج ایک غیر مسلم نے ایک غیر مسلم اخبار میں پیش کئے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر آج سے کئی سال قبل انہی الفاظ میں آپ کی بعثت کی غرض و غایت خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ کشف ظاہر کی جا چکی ہے۔ چنانچہ آپ ایک موقعہ پر تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ کشفی رنگ میں میں نے دیکھا۔ کہ میں نے نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کیا۔ اور پھر میں نے کہا کہ آؤ اب انسان پیدا کریں۔ اس پر نادان مولویوں نے شور مچایا۔ کہ دیکھو اب اس شخص نے خدائی کا دعوےٰ کیا۔ حالانکہ اس کشف سے یہ مطلب تھا۔ کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کریگا۔ کہ گویا آسمان و زمین نئے ہو جائینگے۔ اور حقیقی انسان پیدا ہونگے۔" (چشمہ مسیحی صفحہ ۳۵)

اس کشف کی مزید تشریح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بایں الفاظ فرمائی ہے۔ کہ

"اس زمانہ میں جس طرح خدا تعالیٰ قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے۔ اور صدہا امور غیب اپنے بندہ پر کھول رہا ہے۔ اس زمانہ کی گزشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملیگی۔ لوگ عنقریب دیکھ لینگے۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا۔ گویا وہ آسمان سے اتریگا۔ اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا۔ اور انکار کیا گیا۔ اور چپ رہا۔ لیکن وہ اب نہیں چھپائیگا۔ اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی۔ کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے۔ یہ اس لئے ہوگا۔ کہ زمین بگڑ گئی۔ اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا۔ ہونٹوں پر اس کا ذکر ہے۔ لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں۔ اس لئے خدا نے کہا۔ کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤنگا۔ اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ زمین مر گئی۔ یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے۔ گویا مر گئے۔ کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا۔ اور گزشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے۔ سو خدا نے ارادہ کیا۔ کہ وہ نئی زمین اور نیا آسمان بناوے۔ وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں۔ جن کو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے۔ جو خدا سے ظاہر ہوئے۔ اور خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں۔ جو اسکے بندے کے ہاتھ سے اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۹)

دیگر علامات اور نشانات کے علاوہ یہ غیر معمولی تطابق بھی بتا رہا ہے۔ کہ حضرت زرتشت نے آج سے کئی ہزار سال قبل جس موعود کے آنے کی پیشگوئی کی۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔

"پربھات" کے مضمون میں جہاں موعود کے متعلق پیشگوئی کا ذکر ہے۔ وہاں معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ کے سمجھنے میں کچھ غلط فہمی ہوئی ہے لکھا ہے مسیح کی طرح ارمزد کے پیغمبر کی حیثیت سے دنیا میں آئیگا۔ مگر حضرت مسیح چونکہ اس زمانہ کے بہت بعد ہوئے۔ اس لئے اس طرح اس زمانہ میں ان کے مثیل کا ذکر کرنا عجیب بات معلوم ہوتی ہے ہمیں جہاں تک علم ہے۔ حضرت زرتشت نے موسیو زربہمی کے الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے متعلق پیشگوئی کی ہے لیکن اگر کسی نوشتہ میں مسیح کا ہی لفظ ہے۔ تو یہ نہایت ہی واضح امر ہے۔ اس کے ساتھ بعثت کی جو غرض بیان ...

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے اشعار کا مجموعہ "بخار دل" حصہ دوم پر ریویو

"بخار دل" حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے اشعار کا مجموعہ ہے۔ پہلے حصہ کے جسمیں ۱۹۲۸ء تک کی نظمیں ہیں دو ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ اب دوسرا حصہ جسمیں حصہ اول کے بعد آج تک کی تمام نظمیں رباعیات اور قطعات درج ہیں شائع ہوا ہے۔ یہ دوسرا حصہ بلحاظ تعداد اشعار پہلے حصہ سے قریباً تین گنا ہے۔ اور بحالات موجودہ بہت خوشخط دیدہ زیب اور نہایت صحیح چھپا ہے۔ کاغذ بھی اعلیٰ ہے۔ اس میں کئی نظمیں اور اکثر قطعات ایسے بھی ہیں جو آج تک کہیں نہیں چھپے۔ تمام اشعار احمدیت اور اسلام کی تائید میں ہیں اور نہایت پُر اثر ہیں۔ محبت الٰہی کے لطیف جذبات۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے محامد۔ حضرت مصلح موعود کی شان سلسلہ احمدیہ کی صداقت۔ اور حکمت اسلامی کے موتی اگر دیکھنے ہوں تو اس کتاب کو ضرور مطالعہ کریں۔ کوئی احمدی گھر جس میں خواندہ مرد عورتیں لڑکے اور لڑکیاں پائے جاتے ہوں۔ اس کتاب سے خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ عمدہ شعر سے انسانی فطرت اور جذبات کو ایک طبعی انس ہوتا ہے۔ اور ان کا یاد کر لینا بچوں کی آئندہ زندگی پر بہت اچھا اثر ڈالتا ہے۔ خصوصاً جبکہ وہ سلسلہ کی صداقتوں کے حامل ہوں۔

قیمت حصہ اول ۸؍ حصہ دوم عہ؍ دونو حصوں کا ایک ہی سائز ہے۔ اور دونوں اکٹھے ہی فروخت ہونگے۔ ملنے کا پتہ:۔ حکیم عبد اللطیف صاحب شہید منشی فاضل۔ ادیب فاضل تاجر کتب متصل مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص دعاؤں سے حصہ پانیوالے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی"۔

مبارک ہیں وہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے وصیت کریں اور اس کے نتیجہ میں حضور کی خاص دعاؤں سے حصہ پاتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رحمت کے وارث بنیں۔ زعماء اور قائدین کو چاہیئے کہ ہفتہ الوصیت کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے میں حصہ لیں۔ وفود کے ذریعہ اور تلقین کے ذریعہ غیر موصی احباب کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ جلد از جلد اس رحمت عظمیٰ کے حصول کی کوشش کریں۔ (عبد الرحمٰن مہتمم اشاعت و استقلال مجلس خدام الاحمدیہ)

اخبار الفضل کے لئے ایڈیٹر کی ضرورت

ایسے محنتی مخلص گریجوایٹوں کی جو اردو ادب و سیاسیات میں دلچسپی رکھتے ہوں اور سلسلہ کے لٹریچر سے واقفیت رکھتے ہوں۔ درخواستیں مطلوب ہیں۔ منتخب شدہ صاحب کو یونیورسٹی میں ایک سال تک جرنلزم کی تعلیم دلوائی جاویگی۔ خواہشمند احباب جلد درخواستیں مع تعلیمی اسناد بھجوائیں۔ (نظارت دعوت وتبلیغ)

اطفال الاحمدیہ کا سال رواں کا پہلا امتحان

حسب دستور سابق اس دفعہ سال رواں کا اطفال الاحمدیہ کا پہلا امتحان جس کا نصاب چہل حدیث ہے۔ ۲۹؍ احسان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۴۵ء کو ہو رہا ہے۔ مربی صاحبان ۱۵ احسان (جون) تک مرکز میں امیدواروں کی فہرستیں ارسال فرمائیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ کوئی طفل رسول پاک کے زرین اقوال کے یاد کرنے سے محروم نہ رہے۔

خاکسار فیروز محی الدین نائب مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

خاتون کلرک کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے لئے ایک خاتون کلرک کی ضرورت ہے۔ پہلے بھی اعلان کیا گیا تھا لیکن بہت ہی کم درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ جلدی درخواستیں ارسال کریں۔ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فلق صبح کی طرح پورا ہونے والا ایک کشف

قادیان ۱۴ جون آج صبح ۱۱ بجے خاکسار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تفسیر کبیر کے کام کے سلسلہ میں حاضر ہوا۔ تو حضور نے اپنے ایک کشف کا ذکر فرمایا جو حضور نے ۱۳ جون کو دیکھا اور ۱۴ کو وہ اسی طرح پورا ہوا جس طرح حضور نے دیکھا تھا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے ایسے نشانات ازدیاد ایمان کا موجب ہوتے ہیں۔ اسلئے احباب کے فائدہ کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ خاکسار نور الحق واقف زندگی

۱۳ جون کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا قلم (فونٹین پن) گم ہو گیا۔ حضور نے اسکی بہت تلاش کی۔ لیکن وہ کہیں نہ ملا۔ اس دن حضور کی باری سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث کے ہاں تھی۔ جب حضور وہاں تشریف لے گئے۔ تو حضور پر کشفی حالت طاری ہوئی اور حضور نے کشف میں دیکھا۔ کہ کوئی شخص ہاتھ میں قلم لئے حضور کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اس کشف کا ذکر حضور نے اسی وقت سیدہ ام متین صاحبہ سے کر دیا۔ دوسرے دن یعنی ۱۴ جون کو حضور کی باری مہر آپا سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے ہاں تھی۔ صبح کو حضور کے دفتر کی صفائی کرانے کے لئے انہوں نے مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ مولوی رحمت علی صاحب مبلغ سماٹرا [illegible] اور انہوں نے صفائی کرائی۔ صفائی کے دوران میں ان کو قلم گرا ہوا مل گیا۔ اور [illegible] اس صاحبہ نے گمشدہ قلم جو باوجود انتہائی تلاش کے نہ ملتا تھا۔ اور اس کی بجائے [illegible] کیا گیا تھا۔ صفائی کروا کر واپس آنے کے بعد اسی طرح سیدہ مہر آپا صاحبہ نے حضور کے سامنے پیش کر دیا۔ جس طرح حضور نے کشف میں دیکھا تھا۔

پس قلم کا گم ہونا اور انتہائی تلاش کے باوجود نہ ملنا مگر بعد ازاں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی خبر کے مطابق مل جانا اور اس طرح پیش کیا جانا جس طرح حضور نے دیکھا تھا۔ ایک ایمان افروز واقعہ ہے۔ گویا اس واقعہ میں ایسی حالت میں قلم کے ملنے کی خبر دی گئی تھی۔ جب بظاہر اس کے ملنے کی امید نہ تھی۔ سو خدا کی دی ہوئی خبر کے مطابق دوسرے دن قلم مل گیا۔ پس یہ واقعہ ایسا ہے۔ جو فلق صبح کی طرح پورا ہوا۔ اور ازدیاد ایمان کا موجب۔ نیز یہ واقعہ اس تعلق کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا اللہ تعالیٰ سے ہے۔ کہ کس طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اللہ تعالیٰ حضور سے محبت کا اظہار کرتا ہے۔ واللہ یمن علی من یشاء وھو ذو الفضل العظیم کا ہر اد لفضلہ

فضل عمر ہوسٹل یونین کا جلسہ

قادیان ۱۵ جون آج فضل عمر ہوسٹل یونین کا پانچواں اجلاس زیر صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت اور نظم کے بعد محمد اکرم صاحب افگار نے اپنی ایک "غزل" سنائی۔ حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے تقریر فرمائی جس میں بتایا کہ احمدی نوجوانوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی جسمانی اور روحانی طاقت بڑھائیں۔ کیونکہ انسان اس سے ترقی کے درجات اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ ہمارے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا اسوہ حسنہ موجود ہے۔

بعد ازاں حکیم صاحب نے مسدس بعنوان "موعود نامہ اسلام" پڑھ کر سنایا اس میں مسلمانوں کی حالت زار اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ حاضرین نے مسدس کو پسند کیا۔ اور حکیم صاحب سے درخواست کی کہ اسے جلد شائع فرمائیں۔ چوہدری ابوالہاشم خان صاحب نے بھی احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں بتلاتے ہوئے فرمایا کہ نوجوان اپنا نیک عمل۔ نیک نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔ تاکہ دوسرے لوگ احمدیت کے گرویدہ ہو جائیں۔

آخر میں صاحب صدر نے نماز کی برکات اس کی حکمتیں و فیوض بیان کیں۔

عبد الحمید سعید حیدر آبادی سیکرٹری

مومن کی صفات

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

(۱) مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ اپنے قیاسات کے پیچھے چلے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف اپنی نگاہ رکھے۔ جہاں اللہ تعالےٰ اسے کہے کہ کھڑے ہو جاؤ۔ وہاں اسے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ اور جہاں اسے اللہ تعالےٰ کہے کہ آگے بڑھو۔ وہاں اسے آگے بڑھنا چاہیئے۔ (الفضل ۱۶ فروری ۱۹۴۴ء)

(۲) کامل اور مخلص مومن وہی ہے۔ جو عملی طور پر قربانی کرتا ہے۔ اور جو خدمت اس کے سپرد کی جاتی ہے۔ اور جو ذمہ داری اس پر ڈالی جاتی ہے۔ اس کو پوری طرح ادا کرتا ہے۔ (الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۴۴ء)

(۳) مومن کا کام یہی ہے۔ کہ نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے۔ (الفضل ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء)

(۴) مومن کا کام عرفان کے سمندر میں غوطہ لگا دینا ہے۔ وہ اس بات سے بے پروا ہوتا ہے۔ کہ اسے موتی ملتے ہیں۔ یا وہ مچھلیوں کی غذا بنتا ہے۔ (الفضل یکم اپریل ۱۹۴۴ء)

(۵) مومن فضلوں کے وقت بجائے قربانی کم کرنے کے قربانیوں کے میدان میں اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ (الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۶) مومن اس جہان میں بھی کام کرتا چلا جاتا ہے۔ اور اگلے جہان میں بھی کام کرتا چلا جائیگا۔ (الفضل ۵ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۷) مومن کا دل خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے ابتلاؤں میں بھی راحت پاتا ہے اور وہ ان میں اسلام اور اپنے مقصد کی کامیابی دیکھتا ہے۔ (الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۸) ایک مومن کا یہ کام نہیں۔ کہ وہ قربانی کو ترک کر دے (الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۹) مومن کو کلام کرتے ہوئے اس اصل کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ دوسروں کی دلشکنی نہ ہو۔ اس کا ادب اور احترام کلام سے ظاہر ہو۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۲۶۳)

(۱۰) مومن کسی کا حق نہیں مارتا۔ اس کا دل مطمئن ہوتا ہے۔ اور اس کی روح پر گناہ اور حق تلفی کا بوجھ نہیں رہتا۔ (ایضاً صفحہ ۴۱۹)

(۱۱) مومن کے اعمال بہت وسیع ہوتے ہیں وہ کنوئیں کے مینڈک کی طرح محدود نگاہ نہیں رکھتا۔ (ایضاً صفحہ ۴۲۷)

(۱۲) مومن کی شان یہی ہے کہ وہ صبر سے زیادہ کام لے۔ اور غصہ کم کرے۔ (ایضاً صفحہ ۴۵۳)

(۱۳) مومن جنت نہیں چاہتا۔ وہ صرف خدا کا قرب چاہتا ہے۔ وہ اگر جنت میں رہیگا۔ تو صرف خدا تعالےٰ کے حکم سے رہیگا (ایضاً صفحہ ۴۶۴)

(۱۴) مومن وہ ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے احکام کو مانتا۔ اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ (الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۱۵ء)

(۱۵) مومن کا بدلہ اور رنگ کا ہوتا ہے۔ اور وہ یہی کہ جو لوگ سالہا سال گالیاں دیتے رہے۔ وہ ان کے بھلے کا کام کرے۔ (الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۴۱ء)

(۱۶) انسان مومن کامل ایسی صورت میں بن سکتا ہے۔ جب وہ خدا تعالےٰ کے سامنے اپنے آپ کو اس رنگ میں ڈالدے کہ اسے کسی خطرہ کی پروا نہ ہو۔ بھوک اور پیاس کی تکلیف کا احساس مٹ جائے۔ اور وہ دوستوں اور مددگاروں سے بالکل بے نیاز ہو۔ (الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء)

(۱۷) مومن کو ایمان میں جلدی کرنی چاہیئے۔ جب بھی نیک تحریک ہو اسے جلدی پورا کرنا چاہیئے (تفسیر کبیر جلد سوم)

(۱۸) مومن کو ہر وقت اپنے اعمال پر نگاہ رکھنی پڑتی ہے۔ اور اگر وہ ایک لمحہ کے لئے بھی غافل ہو جائے۔ تو گر جاتا ہے۔ اور اعمال کی اصلاح میں کامیاب نہیں ہو سکتا (الفضل ۱۲ جون ۱۹۳۶ء)

(۱۹) مومن غم اور خوشی کو اپنے نفس پر غالب نہیں آنے دیتے۔ بلکہ غم اور خوشی کو اپنے تابع رکھتے ہیں۔ جب غم آتا ہے۔ تو بجائے گھبرانے اور مایوس ہونے کے صبر سے کام لیتے ہیں۔ اور بہادری سے اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور مخالف اسباب کو دور کرنے کے لئے ہمت سے کوشش کرتے ہیں۔ اور جب خوشی کے ایام آتے ہیں۔ تو بجائے فخر کرنے اور اترانے کے وہ ان نعمتوں کے ذریعہ سے جو ان کو ملتی ہیں نیکی اور تقویٰ میں بھی ترقی کر جاتے ہیں۔ اور نیک اعمال کے ذریعہ سے ان نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۱۵۲)

(۲۰) مومن کے ترقی کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وہ کسی صداقت کا انکار نہ کرے۔ (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۱۵ء)

(۲۱) اس دنیا میں جو مومن بھائی کا بغض دل سے نکال دے وہی جنتی بن سکتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۵۷۹)

(۲۲) مومن کو چاہیئے کہ دشمن کی باتوں سے نہ گھبرائے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ (ایضاً صفحہ ۲۲۴)

(۲۳) مومن کو بے شک مشکلات پیش آتی ہیں۔ مگر آخر اس کی سب مشکلات اور تکلیفیں آخر راحت سے بدل جاتی ہیں۔ (الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۲۴) ابتدائی حالت بھی مومن ہی کی اچھی ہوتی ہے۔ مگر آخری تو ایسی نمایاں طور پر اچھی ہو جاتی ہے۔ کہ دشمن کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۳۱۷)

(۲۵) مومن میں بڑی جرأت ہونی چاہیئے۔ مومن کو کسی چیز کی پروا نہیں ہونی چاہیئے (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۲۶)

(۲۶) مومن کو دو جنتیں ملتی ہیں۔ ایک اس دنیا میں دوسری اگلے جہان میں (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۵۷۹)

(۲۷) مومن کی لڑائی شیطان کے ساتھ ہر وقت جاری رہنی چاہیئے۔ (الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۴۱ء)

(۲۸) دنیا میں جب کوئی شخص مومن بنتا ہے تو پہلا مقابلہ اس کو اپنے نفس سے پیش آتا ہے۔ (الفضل جلد ۲۹ صفحہ ۲۶۴)

(۲۹) اللہ تعالےٰ کے بہترین فضلوں کو جذب کرنے والی دعاؤں میں سے ایک یہ بات بھی ہے۔ کہ جب بھی کوئی دینی تحریک ہو مومن دعاؤں میں لگ جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ اسے کامیاب کرے۔ (الفضل جلد ۲۹ صفحہ ۱۸۱)

(۳۰) جو بندہ خدا تعالےٰ کے کاموں کو اپنا لیتا ہے۔ وہ گویا خدا تعالےٰ کا ولی بن جاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ اس کے کاموں کو اپنا لیتا ہے۔ اور اس کے کاموں کا ولی بن جاتا ہے۔ (ایضاً)

(۳۱) جتنا کوئی شخص خدا تعالےٰ کا پیارا ہوتا ہے۔ اتنا ہی وہ زیادہ مشکلات میں گھرا ہوا ہوتا ہے۔ (ایضاً)

(۳۲) خدا تعالےٰ کے پیدا کردہ سامان سے اپنے طور پر کام لینے میں ہی مومن کی ترقی ہے۔ (الفضل ۷ جنوری ۱۹۱۷ء)

(۳۳) مومن کی شان یہی ہے کہ وہ ہر رنگ میں دوسروں پر غالب رہے۔ (ایضاً)

(۳۴) مومن کو اپنے ہر کام میں چستی سے کام لینا چاہیئے (ایضاً)

(۳۵) جو شخص بُزدل نہیں وہ مومن نہیں کہلا سکتا (الفضل ۱۳ فروری ۱۹۱۷ء)

(۳۶) کامل ایمان اسی شخص کا ہے۔ جو ابتلاء اور مصیبت کے وقت اپنے ایمان میں ذرا جنبش نہیں دیکھتا۔ (الفضل ۱۳ جون ۱۹۱۵ء)

(۳۷) مومن کا کام نہیں کہ کسی بات سے مایوس ہو جائے۔ اور ہمت ہار کر بیٹھ جائے۔ (الفضل ۴ جنوری ۱۹۱۶ء)

(۳۸) مومن کے لئے افراط اور تفریط سے بچنے کا آسان اور عمدہ طریق یہی ہے۔ کہ اصل الفاظ کو لے لے۔ نہ افراط کی طرف جائے۔ اور نہ تفریط کی طرف۔ (الفضل ۲ جولائی ۱۹۱۴ء)

(۳۹) مومن تو ہر ایک بات اور ہر ایک حکم میں خواہ وہ اس کی مرضی کے مطابق ہو یا نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کی سعی اور کوشش کرتا ہے۔ (الفضل ۷ جنوری ۱۹۱۵ء)

(۴۰) مومن کا کوئی کام فضول اور لغو نہیں ہوتا۔ (الفضل ۱۲ اگست ۱۹۱۵ء)

(۴۱) مومن کی عید یہ ہوتی ہے کہ اللہ اس پر خوش ہو جائے (الفضل ۲۲ اگست ۱۹۱۵ء)

(۴۲) مومن اس کو کہتے ہیں۔ کہ جس کے ہاتھ سے لوگ امن میں آجائیں۔ اور وہ دنیا کو امن دینے والا ہو۔ (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۱۳۵)

مرتبہ:۔ خاکسار عبد الحمید آصف

درس الحدیث — از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری

کتاب الجہاد

مرتبہ۔ منیر احمد صاحب تونیس

ابوسفیانؓ سے قیصر کی گفتگو

ابوسفیانؓ کہتے ہیں۔ کہ ان سوالات اور جوابات کے بعد قیصر نے ترجمان کے ذریعے کہا۔ کہ میں نے پہلے سوال میں تجھ سے اس مدعی رسالت کے حسب نسب کے متعلق دریافت کیا۔ تو تو نے کہا۔ کہ وہ اعلےٰ خاندان اور اعلےٰ نسب کا ہے۔ میں اس سے استدلال کرتا ہوں کہ وہ جھوٹا دعویٰ کرنے والا نہیں کیونکہ انسان کی ذاتی وخاندانی وجاہت بھی اسے کذب بیانی سے روکتی ہے۔ چونکہ اللہ کے انبیاء پر ایمان لانا فرض ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ خاندان اور نیک قوم میں سے مبعوث کرتا ہے۔ تاکہ کوئی شخص کسی وجہ سے بھی ایمان لانے سے محروم نہ رہے دوسروں کو جس کی اطاعت کرنی ہوتی ہے۔ اس کا اعلیٰ ہونا طبعی تقاضا ہے۔ بوجہ اس کے کہ یہ امر طبائع پر گراں نہ گزرے۔ اور اس کی اطاعت سے اعراض نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ انبیاء کو ان کی مرسل الیہم اقوام کے اعلیٰ خاندان میں سے مبعوث فرمایا کرتا ہے۔ یہی اس کی سنت ہے۔ خدا کے قرب کے لئے تو کسی رشتہ داری کی ضرورت نہیں۔ اور نہ اعلیٰ نسب درکار ہے۔ لیکن یہاں احساسات کا سوال ہے۔ کہ نازک احساسات والے آسے دوبھر نہ سمجھیں۔ اور ان کے پاس عدم اطاعت کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہ جائے۔ شارحین حدیث نے یہ بھی استدلال کیا ہے۔ کہ اعلےٰ حسب ونسب سے تعلق رکھنے والا شخص جھوٹا دعویٰ نہیں کریگا۔ کیونکہ اسے اپنی اور اپنے خاندان کی بدنامی کا ڈر ہوگا۔

پھر بادشاہ یعنی قیصر نے اپنے دوسرے سوال کے جواب پر یہ استدلال کیا۔ کہ اگر زمانہ قریب میں اس کے ملک یا قوم میں سے کسی نے اس قسم کا دعویٰ کیا ہوتا تو ہوسکتا تھا۔ کہ اس نے اس کی اتباع اور نقل کی ہوتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ کیونکہ اس طرز اور نوعیت کا دعویٰ اس سے پہلے کسی نے نہیں کیا۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ جس طرز اور نوعیت کا میں نے دعوےٰ کیا ہے۔ اس قسم کا دعویٰ آج تک کسی نے نہیں کیا۔ اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا۔ کہ "یاتم بما قیل قبلہ"۔

پھر قیصر نے کہا۔ میں نے تجھ سے پوچھا تھا۔ کہ اس شخص پر تم نے کبھی جھوٹ کی تہمت لگائی؟ تو تو نے کہا نہیں۔ اس سے بھی اس کی سچائی ثابت ہے۔ کیونکہ وہ شخص جو لوگوں پر جھوٹ باندھنے سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھ سکتا۔ اتنی بڑی کذب بیانی پر جرأت تب ہی ہوسکتی ہے جبکہ وہ جھوٹ کا عادی ہو۔ جھوٹ ہمیشہ پہلے تھوڑا تھوڑا اختیار کیا جاتا ہے۔ یکلخت اتنا بڑا افترا اللہ تعالیٰ پر باندھنا ناممکن ہے۔

قیصر کا یہ قیاس قرآنی تعلیم اور عقل سلیم کے بالکل مطابق ہے۔ پھر بادشاہ نے فرمایا کہ جب میں نے پوچھا کہ اس کے خاندان میں سے کوئی بادشاہ تھا۔ تو تو نے کہا نہیں میں نے اس سے یہ استدلال کیا۔ کہ اگر اس کے خاندان میں سے کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی حکومت حاصل کرنیکی کوشش کرتا ہے۔ مگر ایسا نہیں۔ یہاں ملک سے مراد باقاعدہ بادشاہت ہے۔ ایسی بادشاہت مراد ہے جس سے ملکیت لازم آئے۔ ویسے تو حضور کا خاندان سرداروں کا خاندان تھا۔ مگر چونکہ وہ ملوک نہ تھے اس لئے یہ استدلال درست ہے یہ قیصر کا عقلی استدلال ہے۔ پھر بادشاہ نے کہا کہ میں نے پوچھا تھا۔ کہ اس کے ماننے والے بڑے بڑے لوگ ہیں۔ یا کمزور غریب لوگ۔ تو تو نے جواب دیا۔ کہ کمزور اور غریب لوگ۔ واقعی سچے نبیوں کی یہی علامت ہے۔ کہ ان کے متبعین ابتدا میں ہمیشہ کمزور اور غریب لوگ ہوتے ہیں شاذ کے طور بڑے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر اکثریت غرباء ہی کی ہوتی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک کمزور جماعت کھڑی کرکے اپنی قدرت نمائی کرتا ہے۔ اور ان کمزوروں سے وہ کام لیتا ہے۔ جو دنیا کی زبردست اقوام نہیں کرسکتیں۔

بادشاہ نے کہا پھر میں نے پوچھا تھا۔ کہ یہ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں۔ اے ابوسفیان تو نے جواب دیا کہ دن بدن بڑھتے ہی جاتے ہیں۔ اس پر میں نے فیصلہ کیا۔ کہ انبیاء کے گروہ ہمیشہ بڑھا ہی کرتے ہیں۔ پھر میں نے دریافت کیا۔ کہ ان میں سے کوئی دین سے ناراضگی کی وجہ سے علیحدہ ہوا ہے تو تو نے کہا نہیں۔ واقعہ بھی یہی ہے۔ کہ جب ایمان کی حلاوت اور اس کی خوبی دل کے ساتھ مل جاتی ہے۔ تو دل اس سے اعراض نہیں کرتا۔ بلکہ روز بروز اس سے گہرا تعلق پیدا کرتا ہے۔ جب حقیقی ایمان دل میں سرایت کرجاتا ہے۔ تو ظاہری آلام ومصائب روگردان نہیں کرسکتے۔ چنانچہ وہاں ایسے ہی لوگ تھے۔ کہ ماریں کھاتے۔ مصائب جھیلتے سختیاں برداشت کرتے۔ مگر اف تک نہ کرتے جلتے ریت وپتھروں پر لٹائے جاتے تو بھی احد احدٌ کے نعرے بلند کرتے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ پھر میں نے دریافت کیا۔ کہ انہوں نے کبھی عہد شکنی بھی کی؟ تو تو نے کہا نہیں۔ واقعی یہی شان نبیوں کی ہوتی ہے۔ پھر میرے استفسار پر تو نے جواب دیا۔ کہ لڑائی میں کبھی ہمارا پانسہ بھاری ہوتا ہے۔ کبھی ان کا۔ تو اللہ تعالیٰ اسی طرح اپنے بندوں کی نصرت کرتا ہے۔ بیشک ان کی آزمائش کے لئے ان کو کبھی کبھی مغلوب بھی کرادیتا ہے مگر بالآخر فتح انہی کی ہوتی ہے۔ پھر آخری سوال میں نے یہ کیا تھا۔ کہ وہ رسول کیا احکام پیش کرتا ہے۔ اس کی تعلیم کیا ہے۔ تو تو نے کہا کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کا حکم دیتا ہے۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اور آباؤ اجداد کے معبودوں سے منع کرتا ہے۔ نماز۔ صدقہ۔ پاکدامنی۔ وفائے عہد اور ادائے امانت کا ارشاد کرتا ہے۔ واقعی یہی وہ سچی تعلیم ہے۔ جو خدا کے فرستادے دنیا کے سامنے پیش کیا کرتے ہیں۔ اگر یہ جوابات درست ہیں تو اے ابوسفیان اور دوسرے لوگو! یاد رکھو کہ یقیناً وہ مدعی رسالت ایک روز میری اس جگہ کا مالک ہو جائیگا۔ اور اگر میں اس تک پہنچ سکوں۔ تو اسکے پاؤں دھو دھو کر خدمت کروں پھر اس نے اصل خط منگایا۔ اور سنایا گیا۔ ابوسفیان لکھتے ہیں کہ اسکے بعد دربار میں بڑا شور و غوغا برپا ہوگیا۔ اور ہمیں نکلنے کا حکم دیا گیا

جب ہم باہر آئے تو میں نے کہا۔ بھائیو! ابن ابی کبشہ کا معاملہ بہت اہمیت پکڑ گیا ہے۔ یہ رومیوں کا بادشاہ اتنی وسیع سلطنت کا مالک۔ اتنی شان وشوکت رکھنے والا بھی اس سے خوف محسوس کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ وہ شخص اس جگہ پر قابض ہوجائیگا۔ ابوسفیان کہتے ہیں کہ اسکے بعد میں ہمیشہ ہی تذبذب کی حالت میں رہا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے وقت اسلام کے نور سے میرے دل کو منور کردیا۔

ابن کبشہ سے مراد

ابن ابی کبشہ۔ شارحین نے اس کے متعلق مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے۔ علامہ کرمانی کہتے ہیں۔ کہ ابو کبشہ بنو خزاعہ کا ایک فرد تھا۔ جو شعریٰ ستارہ کا پرستار تھا اور سارے عرب میں اسے ایک انوکھا مذہب اختیار کرنے والا تصور کیا جاتا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اسی مشابہت کی بنا پر ابن ابی کبشہ کہا گیا کہ ان کے خیال کے مطابق آپ ایک نئے مذہب کے موجد تھے۔ ابن کے لئے ضروری نہیں کہ وہ اس شخص کے نطفہ سے ہو جس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ ایک نسبت کا طریق ہے۔ کہ یہ شخص اس کی مکمل پیروی کرنے میں مشابہ یا کامل متبع اور پیروی کے مفہوم کو ادا کرنے کے لئے بھی ابنیت کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آپ کو ابن مریم کے لفظ سے موسوم کیا ہے۔ فتح الباری اور بعض دوسری شروح احادیث میں ذکر ہے۔ کہ بعض کے نزدیک ابو کبشہ آپکے ننہال کی طرف سے کوئی نانا تھا بعض نے کہا ہے۔ کہ آپ کے رضاعی والد کا نام تھا بعض کہتے ہیں۔ کہ حضرت حلیمہ کے والد کے چچا کا نام ابو کبشہ تھا۔ مشہور نسبت کی بجائے ان نسبتوں کی طرف محض تحقیر کے لئے آپ کو منسوب کیا جاتا تھا۔ شرح بخاری میں لکھا ہے۔ "ابو کبشۃ رجل من خزاعۃ کان یعبد الشعریٰ تارکاً لعبادۃ الاوثان ولم یوافقہ احد من العرب علی ذالک فشبہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہ وجعلوہ ابنا لمخالفتہ ایاھم فی دینھم کما خالفھم ابوکبشۃ وقیل ابوکبشۃ جد للنبی صلے اللہ علیہ وسلم من قبل امہ وقیل کان ابوہ من الرضاعۃ یدعی اباکبشۃ وھو الحارث بن عبد العزیٰ السعدی وقیل ابوکبشۃ عم والد حلیمۃ من ضحتہٖ صلی اللہ علیہ وسلم وانما قالوہ

ہے۔ کہ ابو کبشہ ایک شخص تھا۔ جو عرب کے رواج کے خلاف شعریٰ ستارہ کی پرستش کرتا تھا۔ چونکہ حضور علیہ السلام عرب کے مذہب کے خلاف توحید کی تعلیم لیکر آئے تھے۔ اس لئے ان لوگوں نے اظہار مشابہت وطعنہ کے لئے آپ کو ابن ابی کبشہ کہنا شروع کردیا۔

پارسی مذہب کے بانی حضرت زرتشتؑ کی تعلیم

پارسی مذہب کے بانی زرتشتؑ کے متعلق ہمارے پاس کوئی معتبر روایت موجود نہیں۔ بہت سے یونانی رومی اور فارسی افسانوں میں اس کے معجزوں اور پرہیزگاری کا ذکر ملتا ہے۔ لیکن یہ اسکی حقیقی داستان پر بہت کم یا بالکل روشنی نہیں ڈالتے۔

وہ غالباً بلخ میں پیدا ہوا تھا۔ اور اس کے نام سے ظاہر ہے۔ کہ وہ اہل کنشت کی جماعت میں سے تھا۔ اور یہ بات یقینی ہے۔ کہ اس کے زمانے کو تین ہزار سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں۔ کیونکہ اس کے مذہب کی بنا بلخ کی فتح سے پہلے پڑ چکی تھی۔ جو شامیوں کو بارہ سو سال قبل مسیح حاصل ہوئی تھی۔ عبرانی اور فارسی افسانوں کی یہ مطابقت کہ وہ حضرت ابراہیم کا ہمعصر اور پڑوسی تھا۔ اب اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ لیکن یہ شہادت بہت کمزور ہے۔

وہ ایک عالی خیال شخص تھا۔ جسے تاریکی اور روشنی کے ان دیوتاؤں کی پرستش جنہیں انسانی خوشی اور غمی کے متلاطم سمندر پر کسی قسم کا اختیار نہ تھا۔ مطمئن نہ کر سکتی تھی۔ اسے خدائے برتر کی وحدت کا پیغام ملا۔ جو زرتشتؑ کے نزدیک انسان سے علیحدہ اور بالاتر ہستی تھی۔ ژند اوستا میں اہرمزد یا ارمزد (پیدا کرنے والا اور باقی رکھنے والا) کے نام سے مخاطب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کے مضامین میں سے ایک حصہ کا ترجمہ یہاں درج کیا جاتا ہے:

"مبارک ہے وہ شخص اور وہ سب لوگ جنہیں خدائے دانا و جابر نے دو دوامی توفیق عطا کیں (حیات جاوداں اور معصومیت) اے خدائے بزرگ و برتر میں تجھے نور کا خالق سمجھتا ہوں۔ اور عزت اور عظمت والے مزدو ہر شخص صرف تجھے نور کا منبع مانے گا۔ اے ارمزد میں تجھ سے پوچھتا ہوں۔ ابتداء میں رب العالمین کون تھا۔ سورج اور ستاروں کی رہنمائی کون کرتا ہے۔ چاند کو کون ہے جو گھٹاتا اور بڑھاتا ہے۔ یہی میں جاننا چاہتا ہوں۔ بجز اس کے جو میں جانتا ہوں۔ زمین و آسمان کو کون تھامے ہوئے ہے۔ پانی اور درخت کس نے بنائے ہیں؟ آندھی اور طوفان میں کون ہے۔ کہ وہ اس تیزی اور تندی سے چلتے ہیں۔ اے دانا و بینا نیک دل ہستیوں کو کس نے پیدا کیا ہے۔ وہ تاریکی اور روشنی نیند اور بیداری کی سی نعمتیں کس کی آفریدہ ہیں۔ صبح شام اور رات کو کس نے بنایا ہے۔ جو ہمیں اپنے فرائض سے آگاہ کرتے رہتے ہیں"

ژند اوستا کے ایک اور حصے میں زرتشت ارمزد سے پوچھتا ہے۔ کہ سب سے بڑی طاقت جو انسان کو بدی سے بچا سکتی ہے۔ کون سی ہے۔ اس کے جواب میں اس ذات مقدس سے اہرمزد کے بیس مختلف نام پڑھنے کا ارشاد ہوتا ہے۔ پہلا نام ہے "میں ہوں" چھٹا "میں دانائی ہوں" اور بیسواں "میں ہوں۔ جو کچھ کہ میں ہوں"۔

اہرمزد کی فرمانبرداری کے لئے مقدس اور غیرفانی فرشتے متعین سمجھے جاتے ہیں۔ ان کے نام ویدک دیوتاؤں کے ناموں کی صدائے بازگشت معلوم ہوتے ہیں۔ ان کی وساطت سے نیک کام عمل میں لائے جاتے ہیں۔ اور انسان پر نعمتیں نازل کی جاتی ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس قدیم مذہب اور زرتشت کے مذہب کے درمیان تعلقات ایسے ناگوار ہو گئے تھے۔ کہ ویدوں کے دیوتا ژند اوستا کے دیو بن گئے۔ اس میں اندر کو شیطانی ہستی خیال کیا جاتا ہے۔ اور ویدوں کے مطابق اسرا کو نئے شامل ہونے والوں کو لازم تھا۔ کہ وہ اپنے پرانے دیوتاؤں کی پرستش چھوڑ دیں۔ یہ بات تو یقینی ہے کہ زرتشت ایک خدا کا پرستار تھا۔ اور اس نے بدی کو ان فاسد ہستیوں کی تحریک سے تعبیر کیا تھا۔ جنہیں اہرمن کے ماتحت مانا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اس کے پیروؤں نے دیکھا۔ کہ نیکی اور بدی برابر ہیں۔ اور کوئی ایک بھی دوسری پر فوقیت نہیں رکھتی۔ تو انہوں نے اہرمن کو بدی پر ایسا ہی قادر جانا جیسا کہ ارمزد نیکی پر ہے۔ بزرگی و عظمت کا عقیدہ کہ مزد نے سب کچھ پیدا کیا ہے۔ بھلا دیا گیا۔ اور کائنات کو ایک معرکہ کارزار تسلیم کیا گیا۔ جس میں ان دونوں کی جنگ ٹھنی کی ٹھنی رہے گی۔ لیکن اندر اور ہائز کی طرح آسمانی گلوں کے گلے پر نہیں۔ بلکہ کائنات کی سلطنت پر ارواح کی فوجیں ارمزد کی طرح اہرمن کو بھی مدد دیں گی۔ زرتشت کو بدی کے وجود کا خیال نہایت گراں گزرتا تھا۔ گا تھا۔ ژند اوستا کے قدیم ترین حصے میں جہاں زرتشت کی اولین تعلیم درج ہے وہ ارمزد سے صداقت اور ہدایت کے حصول اور اس دنیا میں اپنے طریق عمل کی نسبت سوال کرتا ہے۔ اور جواب میں اسے ہر بات میں نیک نیتی اور اعتدال دیانتداری اور راست بازی۔ ارمزد اور اسکی ان طاقتوں کی پرستش جو اس کے ساتھ جنگ میں شریک ہیں۔ ضرر رساں چیزوں کی بربادی (قدیم ایرانی چیونٹیوں۔ سانپوں اور دیگر رینگنے والے کیڑوں مکوڑوں کو فاسد قوتوں کا مختار سمجھتے تھے) اور انسانی بہبود کی تمام تدبیروں پر عمل کرنے کی تلقین ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ انسان تاریکی کی قوتوں کے سامنے سر نہ جھکائے۔ دلیرانہ ان کا مقابلہ کرے۔ اور اپنی مقدس زندگی اور ختم نہ ہونے والی مخالفت سے ان کو تباہ کر دے۔

اس مقدس انسان کا یہ اصول کہ نیک اعمال سے مسرت اور توانائی حاصل کی جائے۔ فی الواقع قابل قدر ہے۔ اور ہم مان لیتے ہیں۔ کہ اس اجتماع کا جس میں زرتشت نے لوگوں کو ان کے آباؤ اجداد کے دیوتاؤں اور اس خدا کے درمیان انتخاب کی دعوت دی تھی۔ جس کی وہ ان سے پرستش کرانا چاہتا تھا۔ برن بینسن نے جو خاکہ کھینچا ہے۔ اس میں بہت سی صداقت ہے۔

بنسن نے لکھا ہے۔ کہ وہ ایک مقدس پہاڑی پر جو بلخ کے نواح میں واقع تھی۔ اور آتش پرستی کے لئے وقف تھی۔ جمع ہوئے۔ ژند اوستا میں زرتشت اس طرح مخاطب ہوتا ہے۔

"اے دانا و بینا خداوند! میں سب کے سامنے جو سننے کے لئے آئے ہیں۔ تیری حمد و ثنا کا اعلان کروں گا۔ اپنے کانوں سے سنو اس کو جو افضل ہے اپنے دل میں جگہ دو۔ اس کو جو حقیقت ہے۔ تاکہ ہر شخص اپنی عاقبت سے پہلے اپنے عقیدہ کا فیصلہ کرے۔ خدا کرے اہل بصیرت ہمارے ساتھ ہوں۔ ان دو قدیم ہستیوں نے بتا دیا ہے۔ کہ خیالاً لفظاً اور عملاً بھلائی کیا ہے۔ اور برائی کیا۔ جو نیک ہیں۔ انہوں نے فرق معلوم کیا۔ کہ انہوں نے جو بدکار ہیں۔ سب سے پہلے ان دو قوتوں نے زندگی اور موت کو پیدا کیا۔ تاکہ بدوں کا انجام بد ہو۔ اور نیکوں کا نیک۔ ان دونوں ہستیوں میں سے اہرمن نے بدترین کام اختیار کئے۔ اور اس خدائے عظیم نے جس کا لباس غیر متحرک آسمان ہے۔ اور اس کے اطاعت گذار بندوں نے حق کو انتخاب کیا۔"

"پس اے اہرمزد! اے شادمانی بخشنے والے آشا (سچائی) ہمیں ان لوگوں میں سے بنائیو جو حق کے حامی ہیں۔ اور ہمارے دلوں کو نیکی کی راہ دکھائیو۔"

"اے لوگو! اگر تم مزد کی فرمانبرداری کرو گے۔ جو بدکرداروں کے لئے لعنت اور حق پرستوں کے لئے رحمت ہے۔ تم ایک فتح عظیم حاصل کر لو گے۔"

اس قدیم مذہب میں ہر مرنے والے کے دو مسکن مانے جاتے تھے۔ بہشت اور دوزخ دونوں کے درمیان ایک پل ہے۔ جس پر سے صرف نیک روحیں عافیت سے گزر سکتی ہیں۔ اور گمراہ اہرمن کے تاریک مکان میں گر جاتی ہیں۔ قیامت کے عقیدے کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جس کی پیشگوئی زرتشت کا بیٹا یسوکشی کریگا: جو مسیح کی طرح ارمزد کے پیغمبر کی حیثیت سے دنیا میں آئے گا۔ وہ دنیا کی رہبری اور اہرمن کے قتل پر مامور ہوگا۔ یا جیسا کہ ایک اور بیان سے ظاہر ہے۔ زمین کو آگ کی مدد سے پاک اور بدی کو تباہ کر کے ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائے گا۔ جہاں صرف نیکی کا قیام ہوگا۔

جن چند رسوم اور رواجوں کو زرتشت نے اپنے مذہب میں داخل کیا تھا۔ وہ آریہ مذہب کی رسوم سے بہت کچھ ملتی جلتی تھیں۔ چنانچہ ان میں سے ہوم یا آگ کی قربانیاں قابل ذکر ہیں۔ ایرانی ہوما اور ہندی سوما ہم معنی الفاظ ہیں۔ اور ژند اوستا میں ان کے متعلق آئینیں پائی جاتی ہیں۔ ارمزد چونکہ روشنی کا ماخذ ہے۔ اس لئے سورج چاند۔ ستارے اور آگ اس کے مظہر ہیں۔ چنانچہ آگ کو اسکی خالص مخلوق سمجھا جاتا ہے۔ اور اسی لئے ارمزد سے زمین کی تمام چیزوں سے مقدس تصور ہوتی ہے۔ آگ کی پرستش ابھی تک زرتشتیوں میں جاری ہے اور اسے کبھی بجھنے نہیں دیا جاتا۔ زرتشتیوں کے نہ معبد تھے۔ اور نہ بت بلکہ صرف ایک کرہ میں آگ جلتی رہتی تھی۔ اور عبادت کے اہم فرائض اسی کے سامنے ادا کئے جاتے تھے۔

پارسی ابھی تک عبادت کے لئے کسی منور شے کی طرف منہ پھیر لیتے ہیں۔ اور پجاری جب شعلے کے قریب پہنچتے ہیں۔ تو اپنے منہ کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ تاکہ

وہ ان کے سانس سے ناپاک نہ ہو جائے۔ پارسیوں کے متعلق یہ کہہ دینا کہ وہ آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ صحیح نہیں۔ وہ اسے صرف خدائی علامت سمجھتے ہیں۔ اور اسی لئے اس کا احترام کرتے ہیں۔ زندگی کو ارمزد کی طرف سے ہدیہ تصور کیا جاتا تھا۔ اور نتیجۃً اسے اس کے نزدیک قابل قدر سمجھ کر اگلے وقتوں میں خون کی قربانی نہیں دی جاتی تھی۔ لیکن بعد میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ اور انہوں نے ایشیا کے اس پاکیزہ اور خوبصورت ترین مذہب کو منہدم کر دیا۔

چونکہ موت اہرمن کا تاریک کام تھا اسلئے میت کو ہمیشہ خوف زدہ نظروں سے دیکھا جاتا تھا۔ اور چونکہ پارسی سمجھتے تھے کہ اس پر خبیث دیو قبضہ کر لیتے ہیں۔ اس لئے اسے کسی ایسی مقدس شے کو نہیں سونپا جاتا تھا جسے ارمزد نے پیدا کیا ہو۔ مثلاً زمین، آگ اور پانی۔ بلکہ اسے کسی ایسی کھلی جگہ پر جیسے بام سکون کہا جا سکتا ہے رکھ دیتے تھے۔ جہاں گوشت تو شکاری پرندے کھا جاتے تھے۔ اور ہڈیوں کو دھوپ صاف کر دیتی تھی۔ پھر انہیں زمین میں دفن کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ اب تک یہی دستور چلا آتا ہے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ دیو نیک روح کو نہیں چھو سکتے۔ اور وہ مشرقی پہاڑیوں کو طے کر کے جنت میں جہاں سورج کی روشنی ہے۔ ابدی عافیت حاصل کر لیتی ہے۔

ایران کی تاریخ دلچسپیوں سے معمور ہے۔ آریہ اقوام کے لئے یہ پہلا ملک تھا جس نے استقرار، وسعت و اہمیت حاصل کی۔ سائرس کے عہد میں جس کا ذکر بائبل (پرانے عہد نامے) میں موجود ہے۔ یہ ایک زبردست سلطنت بن گئی تھی جس کی حدود سندھ سے لے کر ایشیائے کوچک تک پہنچ گئی تھیں۔ اور یہ اسی کے عہد کا واقعہ ہے کہ یہودیوں کو آزاد کر کے بابل سے یروشلم روانہ کر دیا گیا تھا۔ دارا اور زرکسیز وہ نام ہیں جن سے ہم خوب واقف ہیں۔ ان کے بعد دوسرے بادشاہوں کے عہد میں ایران صدیوں تک ایک طاقتور سلطنت رہی ہے۔ حتیٰ کہ اسے عربوں نے فتح کر لیا۔ اور زرتشت کے قدیم مذہب نے اسلام کے لئے جگہ خالی کر دی۔ پروفیسر میکس مولر لکھتے ہیں:۔

"تاریخ عالم میں ایک وقت ایسا بھی گذرا ہے جب ارمزد کی پرستش کے سامنے دوسرے مذاہب کے معبد ویسے ہی ٹھپ تھے۔ اگر ماراتھان اور سلامیز کی لڑائیاں ناکام رہیں۔ اور یونان ایران کے سامنے گردن جھکا دیتا تو سائرس کی سلطنت کا مذہب جو ارمزد کی پرستش کرتا تھا۔ تمام یورپ و دنیا کا مذہب ہو جاتا۔ لیکن تقدیر کو یہ منظور نہیں تھا اور اب ایشیا میں چند لاکھ پارسی موجود ہیں جن میں سے کچھ تو اپنے پرانے مسکن میں ہیں اور اکثر بمبئی اور اس کے گرد و نواح میں آباد ہو چکے ہیں۔ ان کا عقیدہ بہت سادہ ہے۔ یعنی خدا سے ڈرنا۔ خیالاً۔ لفظاً اور عملاً پاک زندگی بسر کرنا۔ اور ایک دوسری دنیا کی امید میں مرجانا یہی وہ عقیدہ ہے کہ جس کو خدا کے برگزیدہ بندے ہر زمانے میں اپناتے چلے گئے ہیں۔

مسیح سے چھ سو سال پہلے یہودیوں کو قید کر کے بابل بھیج دیا گیا تھا۔ وہ اپنی ستر سالہ جلا وطنی کے دوران میں ایرانی مذہب سے آشنا ہو گئے اور انہوں نے اسی سے روح کی ابدی زندگی کا خیال اخذ کیا۔ جو ان کے اپنے مذہب میں موجود نہ تھا۔ انہوں نے فرشتوں اور شیطان کا عقیدہ بھی اسی مذہب سے مستعار لیا ہے انسان بآسانی غیر ارضی قوتوں کو اپنی ضرر رسانی پر مامور مان لیتا ہے۔ اور یہ بات اسے اس امر پر آمادہ کرتی ہے کہ وہ شریر ہستیوں کے وجود کے خیال کو اپنے مذہبی عقائد میں شامل کر لے۔ اور گو ہمیں یقین ہے کہ یہودی بابل کی قید سے پہلے ایسی ہستیوں کو نہیں مانتے تھے۔ تاہم وہ شیطان کو خدا کی طرف سے لوگوں کے اعمال کا دھیان رکھنے۔ اور اسے ان کی غلط کاریوں کی خبر پہنچانے پر مامور سمجھتے تھے۔ رفتہ رفتہ شیطان خوفناک ہوتا گیا اور ہر افتاد جس میں وہ لوگ مبتلا ہوتے اس کے سر تھوپ دی جانے لگی۔ یہودیوں کے دل ایرانی تعلیم سے متاثر ہو رہے تھے اور انہوں نے اہرمن کو مع اس کی فوجوں کے شیطان مان لیا۔ چنانچہ قدیم عیسائی عقائد بھی جو اب رفتہ رفتہ معدوم ہو رہے ہیں اسی یقین پر مبنی تھے۔ اس سے وہ خوفناک نتائج نکلے۔ ان سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔

جماعت احمدیہ دیال گڑھ کا تبلیغی جلسہ

جلسہ ۲۰؍جون کو منعقد ہوگا جس میں تقریریں کرنے کے لئے مرکز سے علماء تشریف لیجائیں گے۔ ارد گرد کی تمام جماعتیں نہ صرف خود جلسہ میں شامل ہوں بلکہ غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔

خاکسار محمد اسمٰعیل دیال گڑھی

مضامین جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۵ء کے متعلق احباب سے مشورہ

جلسہ سالانہ کے اجتماع کی علت غائی یہ ہے کہ ہر سال احباب کرام اپنے مرکز میں جمع ہوں اور ایک دوسرے کے حالات سے اطلاع پا کر ایک دوسرے سے ملاقات کرکے اور مختلف مضامین پر علماء سلسلہ کی تقاریر سن کر اپنے ایمانوں کو تازہ کریں اور عقائد کو مستحکم کریں۔ اس جلسے کی دوسری ضرورت یہ بھی ہے کہ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب پر اسلام کی سچائی اور احمدیت کی حقیقت واضح کی جائے۔ اس لئے جلسے کے پروگرام میں حسب ذیل ترتیب رکھی جائیگی۔ ہستی باری تعالیٰ سے متعلق کوئی پہلو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام سے متعلق کوئی پہلو۔ ختم نبوت۔ امکان نبوت۔ وفات مسیح۔ غیر مبائعین۔ بہائی مذہب۔ اشتراکیت۔ سکھ ہندو اور عیسائی مذہب۔ مذہب و سائنس۔ سیاست۔ اقتصادیات وغیرہ موجودہ جنگ سے ہمارا تعلق۔

گذشتہ چند سالوں کے مضامین درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ تا احباب کرام ان کی روشنی اور بضرورت زمانہ و حالات موجودہ کے پیش نظر مشورہ دے سکیں کہ اس سال کس قسم کے مضامین رکھے جائیں۔ تا یہ جلسہ اپنا صحیح مقصد پورا کر سکے اور وہی مقصد پورا ہو جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسکا انعقاد فرمایا۔

۱۹۴۱	۱۹۴۲	۱۹۴۳	۱۹۴۴
(۱) صفت تکلم باری تعالیٰ کے متواتر جاری رہنے کی ضرورت	(۱) اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کا ظہور	(۱) ذکر حبیب	(۱) بائیبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں
(۲) ذکر حبیب	(۲) حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی قبر کا انکشاف	(۲) نظام خلافت اور اس کی اہمیت	(۲) مسیح ہندوستان میں جدید تحقیقات
(۳) قرآن کریم بمقابلہ دیگر کتب سماویہ	(۳) بیرون ہند میں احمدیت کی ترقی	(۳) اسلام کا اثر ہندو مذاہب اور اقوام پر	(۳) الہام اور وحی الٰہی پر انبیاء کو اور ان کے متبعین کو زندہ یقین کس طرح پیدا ہوتا ہے۔
(۴) حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام ہندو اقوام کے نام	(۴) مسیح موعود کی علامات خروج دجال و یاجوج ماجوج کا ظہور	(۴) ہندو مذہب اور حضرت مسیح موعودؑ	(۴) ذکر حبیب
(۵) ظہور مسیح موعودؑ کی علامات اور ان کا پورا ہونا۔	(۵) کسر صلیب کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہی درست ہے	(۵) خاتم النبیین کا مفہوم دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں اور نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی قائم کردہ اصطلاحات کا مفہوم	(۵) ختم نبوت کی حقیقت کے متعلق بزرگان سلف کا نقطۂ نظر
(۶) ختم نبوت پر قرآن کریم کیا روشنی ڈالتا ہے	(۶) حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں عالمگیر جنگ کے متعلق	(۶) مقام حدیث	(۶) غیر احمدیوں پر احمدیہ عقائد کا اثر و نفوذ
(۷) دنیا کی موجودہ نازک حالات میں ہمارا فرض	(۷) ضرورت الہام و نبوت	(۷) شاہان اسلام کی رواداری تاریخ کی روشنی میں۔	(۷) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثل شان احمدیت کے نقطۂ نظر سے
(۸) تاریخ تصوف	(۸) انقطاع نبوت کے ثبوت میں غیر احمدیوں کی طرف سے پیش کردہ احادیث کی حقیقت	(۸) عذاب جہنم دائمی نہیں	(۸) حضرت کرشن کی آمد ثانی۔
(۹) فرقہ ہائے اسلام	(۹) اسلامی فقہ کے اہم اصول	(۹) اسلام میں پردہ مستورات کی حکمت	(۹) اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت
(۱۰) جمع حدیث	(۱۰) حضرت مسیح موعودؑ کا دعویٰ کرشن اوتار	(۱۰) حضرت مسیح موعودؑ کی انذاری پیشگوئیاں	(۱۰) اسلامی سیاست کے اصول۔
(۱۱) عقیدہ حیات مسیح کے نقصانات	(۱۱) فلسفہ قربانی (ذبیحہ)	(۱۱) غلبہ اسلام کے متعلق مخالفین کے نظریے	(۱۱) تمدن اسلام کا اثر اقوام یورپ پر
(۱۲) مسئلہ ناسخ منسوخ اسلام پر شدید حربہ ہے	(۱۲) آیت خاتم النبیین کی تفسیر دیگر آیات قرآنیہ کی رو سے	(۱۲) عصمت انبیاء	(۱۲) غیر مبائعین کی تبدیلی عقیدہ اور تبدیلی عمل
(۱۳) ترقی احمدیت کے ذرائع۔	(۱۳) تربیت اولاد	(۱۳) تربیت اولاد	(۱۳) فلسفہ مسائل نماز
(۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجودہ جنگ کے متعلق	(۱۴) مقام محمدیت حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں	(۱۴) حرمت سود	(۱۴) احمدی نوجوان
(۱۵) حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں احمدیہ جماعت کے متعلق	(۱۵) تمدن اسلام کے اصول دیگر تمدنوں کے مقابلے میں	(۱۵) حضرت مسیح موعود کے علم کلام پر اعتراضات کا جواب	(۱۵) بہائی تحریک کی حقیقت اور بہائیوں کی شریعت کا اسلامی شریعت سے موازنہ
(۱۶) اسلامی نقطۂ نگاہ سے تمدنی مشکلات کا حل	(۱۶) خلافت شیعہ و امامت		
(۱۷) خلافت احمدیہ اور غیر مبائعین۔	(۱۷) حضرت مسیح موعودؑ کے علم کلام کی خصوصیت		

پس احباب کرام اس طرف فوری توجہ فرما کر یکم جولائی سے پہلے پہلے اپنے مشورہ سے مطلع فرماویں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

اطلاع ضروری

احمدی سوداگران جفت کو

احمدی سوداگران جفت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ہمارے ہاں آگرہ کے ہر قسم کے بوٹ و شوز لیڈیز و جینٹس و نیز بچوں کے جوتے کنٹرول ریٹ پر تیار ملتے ہیں۔ براہ مہربانی اپنی ضرورت کی چیزیں ہم سے منگوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔

خواجہ شمس الدین احمدی کولمبو شو فیکٹری ۱۸ اجسونت راے گنج آگرہ

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اس سے ۱۰ گھنٹہ تک تمام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کسنت بنا دے گی۔ نہایت درجہ مفید ہے۔ فی شیشی چار روپے للعہ۔

پتہ: مولوی حکیم ثابت علی پنج زبان محمود نگر لکھنؤ

چڑھتی ہوئی قیمتوں کو روکئے

بیجا خرچ نہ کیجئے

آئندہ کے لئے اس وقت بچائیے

اس وقت روپیہ لگانے کی بہترین مدیں:- بیمہ پالسی، انجمن امداد باہمی، بینک و ڈاکخانے کا بچت کھاتہ اور سب سے بہتر نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس اور سرکاری قرضے

گورنمنٹ آف انڈیا کے محکمہ فائنینس نے شائع کیا

AAA 208

بمبئی سے تجارت

ہم بمبئی سے مختلف اشیاء باہر بھجوانے اور باہر کی اشیاء بمبئی میں فروخت کرنے کا کام کرتے ہیں۔ خواہشمند احباب ہم سے مفصل شرائط بذریعہ خط و کتابت طے کر سکتے ہیں۔ یونیورسل انجینیرز

2/5 HABIB MANSION
CHARNI ROAD
BOMBAY-4

بجلی کے پنکھے

ہم نے ٹیبل فین کی گھومنے کی نئی گراریاں ڈالنے کا بندوبست کر لیا ہے۔ جن احباب کے پنکھے کی ریوالونگ گراریاں خراب ہو چکی ہوں۔ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہم چند گھنٹوں میں نئی گراریاں فٹ کر کے پنکھا آپ کو لوٹا دیں گے۔ نیز بجلی کے کام سے متعلقہ جملہ ضروریات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔

المشتہر

مکینکل انڈسٹریز۔ ریلوے روڈ۔ قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سردرد کے مریض سستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا شکار رہنے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سرمہ ممیرا خاص استعمال کرنا چاہیئے۔ قیمت فی تولہ ۸ روپے چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ ؍ ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ میں نئے طلبہ کا داخلہ ۵ ؍ جولائی ۱۹۴۵ء سے ۲۳ ؍ جولائی [illegible] تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۸ ؍ جولائی ۱۹۴۵ء تک دفتر پرنسپل طبیہ کالج میں پہنچ جانی چاہیئے۔ دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ ہوگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عبد اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج
مسلم یونیورسٹی - علی گڑھ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۵ رجون۔ کل شام کو برطانوی گورنمنٹ کی طرف سے وائسرائے نے ہندوستان میں اور وزیر ہند نے پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ موجودہ ایگزیکٹو کونسل کو بدل کر اسکی جگہ پولیٹیکل پارٹیوں کے نامزد کردہ ممبروں کو لیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ پولیٹیکل لیڈر اس پیشکش کو منظور کرلیں۔

دہلی ۱۵ رجون۔ گورنمنٹ ہند نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کی فوری رہائی کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ اور آج وہ رہا کر دیئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ رجون۔ ۲۵ رجون کی کانفرنس میں جو شملہ میں ہو رہی ہے۔ گاندھی جی۔ ماسٹر تارا سنگھ۔ مسٹر جناح صوبوں کے موجودہ وزیر اعظم اور وہ سابق وزیر اعظم جو ۱۹۳۷ء میں تھے۔ نیز اچھوتوں کا نمائندہ وغیرہ مدعو کئے گئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۵ رجون۔ وائسرائے ہند لارڈ ویول نے کل پونے آٹھ بجے شام آل انڈیا ریڈیو سٹیشن سے ایک اہم تقریر کی۔ جس میں وہ تجاویز پیش کیں۔ جو ہندوستان کے پولیٹیکل ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے وہ برطانوی حکومت کی طرف سے لنڈن سے لائے ہیں۔ لارڈ ویول نے اپنی تقریر میں کہا۔ مجھے ملک معظم کی حکومت نے اختیار دیا ہے۔ کہ میں وہ تجاویز جن کا مقصد ہندوستان کی موجودہ پولیٹیکل صورت حالات کو بہتر بنانا ہے۔ اور مکمل سیلف گورنمنٹ کی منزل کی طرف ہندوستان کو لے جانا ہے۔ ہندوستان کے پولیٹیکل لیڈروں کے سامنے رکھوں۔ یاد رہے کہ ان تجاویز کا مقصد ہندوستان پر کوئی پولیٹیکل سمجھوتہ ٹھونسنا نہیں۔ نہ ہی ہندوستان کی پولیٹیکل پارٹیوں کو باہمی سمجھوتہ کے لئے مجبور کرنا ہے۔ برعکس اس کے ملک معظم کی حکومت امید رکھتی ہے۔ کہ ہندوستان کی سیاسی پارٹیاں از خود باہمی سمجھوتہ کرینگی۔ ملک معظم کی حکومت کو امید تھی۔ کہ فرقہ دارانہ مسئلہ کے متعلق جو ہندوستان کی سیاسی ترقی میں ایک چٹان بنا ہوا ہے۔ ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں میں کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ لیکن یہ امید پوری نہیں ہوئی۔ اس اثناء میں یہ بات نظر انداز نہیں کی جا سکتی۔ کہ ہندوستان کے سامنے ترقی کرنے کے عظیم مواقع پڑے ہیں۔ ایسے عظیم مسائل حل کرنے کے لئے تمام بڑی بڑی پارٹیوں کے سرکردہ لیڈروں کو باہمی طور پر کوشش کرنی پڑیگی۔ اس لئے میں ملک معظم کی حکومت کی طرف سے پورے اختیارات کے ساتھ یہ تجویز پیش کرتا ہوں۔ کہ ہندوستان کی منظم پولیٹیکل پارٹیوں کے نمائندوں پر مشتمل نئی ایگزیکٹو کونسل مرتب کرنے کے لئے میں مرکزی اور صوبائی پولیٹیکل پارٹیوں کے لیڈروں کو دعوت دوں گا۔ کہ وہ اپنے مشوروں سے مجھے مستفید کریں۔ مجوزہ ایگزیکٹو کونسل کے تمام بڑے بڑے فرقوں کو نمائندگی دی جائیگی۔ اس میں اعلیٰ ذات کے ہندوؤں اور مسلمانوں کو مساوی نمائندگی دی جائے گی۔ اگر یہ عالم وجود میں آگئی۔ تو یہ موجودہ آئین کے ماتحت کام کرے گی۔ سوائے وائسرائے اور کمانڈر انچیف کے جو ایگزیکٹو کونسل کے جنگی ممبران کے طور پر کام کرینگے۔ ساری ایگزیکٹو کونسل ہندوستانی ہوگی۔ یہ تجویز بھی منظور کرلی گئی ہے۔ کہ جہاں تک برٹش انڈیا کا تعلق ہے۔ امور خارجہ کا محکمہ جو اس دن تک وائسرائے کے ہاتھ میں رہتا آیا ہے۔ ایگزیکٹو کونسل کے ہندوستانی ممبر کے سپرد کیا جائیگا۔ ملک معظم کی حکومت نے ایک اور قدم اٹھانے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ دیگر نو آبادیات کی طرح ہندوستان میں بھی ایک برٹش ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔ جو ہندوستان میں برطانوی تجارتی اور دیگر مفاد کی حفاظت کریگا۔ ایگزیکٹو کونسل تقریباً مکمل طور پر ہندوستانی ہوگی۔ کیونکہ پہلی بار ہندوستان کا ہوم ممبر اور فنانس ممبر دونوں ہندوستانی ہوں گے۔ اور ہندوستان کے خارجہ امور کے انتظامات کا انچارج بھی ایک ہندوستانی ممبر ہی ہوگا۔ علاوہ بریں ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کا انتخاب وائسرائے ہند آئندہ ہندوستان کے پولیٹیکل لیڈروں کے مشورہ سے کرینگے۔ ایگزیکٹو کونسل کے ممبران کی شرائط کی منظوری ملک معظم سے لی جایا کریگی۔ اس عارضی گورنمنٹ کے قیام کا ہندوستان کے قطعی آئینی تصفیہ پر کسی طرح بھی اثر نہ پڑے گا۔ نئی ایگزیکٹو کونسل کا بڑا کام یہ ہوگا۔ کہ (۱) جاپان کے خلاف پوری طاقت سے جنگ لڑی جائے۔ حتیٰ کہ اسے مکمل شکست ہو جائے۔ (۲) ہندوستان کے مستقبل آئین کا فیصلہ ہونے تک برطانوی ہند کی حکومت کے کام کو ان تمام ذمہ واریوں کو سامنے رکھ کر جلد از جلد جنگ کے بعد کی تعمیر کے سلسلہ میں ہندوستان کے سامنے پڑے ہیں۔ چلایا جائے۔ (۳) جب ممکن ہو۔ اس بات پر غور کریں۔ کہ کن وسائل کو اختیار کرنے سے ہندوستانی پارٹیاں باہمی سمجھوتہ کر سکتی ہیں۔ میری رائے میں یہ کام بہت اہم ہے۔ میں اس بات کو چھپانا نہیں چاہتا۔ کہ ان تجاویز سے ملک معظم کی حکومت کا مقصد ہندوستانی لیڈروں میں باہمی سمجھوتہ کو آسان بنانا ہے۔ وائسرائے نے آخر میں کہا۔ ہمارے راستہ میں کئی نشیب فراز ہیں ہر طرف ہمیں معاف کرو۔ اور بھول جاؤ کے سنہری اصول پر عمل کرنا پڑیگا۔ ہندوستان کے مستقبل کے متعلق مجھے اعتماد ہے۔ اور میری رائے ہے۔ کہ موجودہ تجاویز اسکی عظمت میں اضافہ کا موجب ہوں گی۔

نئی دہلی ۱۵ رجون۔ کل پارلیمنٹ میں مسٹر ایمری وزیر ہند نے ہندوستان کے متعلق جو بیان دیا۔ اس میں منجملہ دیگر باتوں کے کہا۔ نئی سکیم کے ماتحت ایگزیکٹو کونسل کی از سر نو تنظیم کی جائے گی۔ وائسرائے آئندہ تاج کی طرف سے ایگزیکٹو کونسل کے ممبروں کی نامزدگی مرکز اور صوبوں کی پولیٹیکل زندگی کے لیڈروں میں سے کریگا۔ یہ نامزدگی ایسے تناسب سے ہوگی۔ جس سے بڑی جماعتوں کو متوازی نمائندگی حاصل ہو سکے۔ مسلمانوں اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کو برابر نمائندگی حاصل ہوگی۔ اس مقصد کی تکمیل کے لئے وائسرائے سرکردہ ہندوستانی سیاست دانوں کو جو اہم پولیٹیکل پارٹیوں کے لیڈر ہیں۔ اور بطور صوبوں کے وزیر اعظم تجربہ حاصل کر چکے ہیں۔ ایک کانفرنس بلائینگے وائسرائے اور کمانڈر انچیف کے بغیر ایگزیکٹو کونسل کے تمام ممبر ہندوستانی ہوں گے۔ جہاں تک برطانوی ہندوستان کا تعلق ہے۔ غیر ملکی معاملات (ماسوائے قبائلی اور سرحدی معاملات کے جن کا تعلق ہندوستان کے ڈیفنس سے ہے) ایگزیکٹو کونسل کے ہندوستانی ممبر کے سپرد کر دیئے جائینگے۔ علاوہ ازیں ایک مسلمہ ہندوستانی نمائندے کو غیر ممالک میں ہندوستان کی نمائندگی کے لئے مقرر کیا جائے گا۔

بورنیو ۱۵ رجون۔ جاپانیوں نے بورنیو کے تیل کے چشموں کے سٹوروں کو آگ لگادی ہے۔ اس سے کل رات ہزاروں گیلن پٹرول تباہ ہوگیا۔ جاپانیوں کی طرف سے آسٹریلین فوجوں کو ابھی تک بہت کم مزاحمت پیش کی جارہی ہے۔ آسٹریلین فوجیں سخت دھوپ میں کئی میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

دہلی ۱۵ رجون۔ ہندوستان کی سیاسی گتھی سلجھانے کے لئے گورنمنٹ نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان کے متعلق گاندھی جی نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرس کے لیڈر آزاد ہو چکے ہیں۔ اور اب کانگرس کی پالیسی بنانا ان کا کام ہے۔ میں صرف ان کو مشورہ دے سکتا ہوں۔ وائسرائے نے اپنی تقریر میں اونچی ذات کے ہندوؤں کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس پر گاندھی جی نے اعتراض کرتے ہوئے کہا۔ ہندو اب ذات پات کے سوال کو اڑانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ وائسرائے کو اس کا پتہ نہیں۔ ہندوؤں کو اس سے ٹھیس لگی ہے۔ اور اس کا سیاسیات سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس لئے میں نے اس کا اظہار کیا ہے۔

شملہ ۱۵ رجون۔ وائسرائے ہند نے مسٹر جناح کو ۲۵ رجون کی شملہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے جو تار دیا۔ اس کے جواب میں مسٹر جناح نے لکھا ہے۔ اگر دو ہفتہ تک اس کانفرنس کو ملتوی کر دیا جائے۔ تاکہ مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کا اجلاس بلا کر مشورہ کیا جا سکے۔

لنڈن ۱۵ رجون۔ ہٹلر کے ایک اور ساتھی رین ٹراپ کو پکڑ لیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ رجون۔ آج بھاری امریکن بمباروں نے جاپان پر حملوں کی پہلی سالگرہ منائی۔ ۵۰۰ سے زیادہ ہوائی جہازوں نے مریانہ کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر اوساکا پر حملہ کیا۔ اور بموں کی جھڑی لگادی۔ ٹوکیو ریڈیو نے بتایا ہے۔ کہ اوکی ناوا میں حالات بہت نازک ہو گئے ہیں۔ اس کے جنوبی حصہ میں رہی سہی قلعہ بندیوں

فہرست وعدہ کنندگان چندہ منارۃ المسیح ہال بر موقع مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء

۱۳۲۴ ہش

ذیل میں "منارۃ المسیح ہال" کے ان وعدوں کی فہرست شائع کی جاتی ہے۔ جو مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء کے موقعہ پر احباب کی طرف سے تحریری پرچوں کی صورت میں موصول ہوئے۔ یا زبانی طور پر نوٹ کر لئے گئے تھے۔ چونکہ یہ وعدے جوش وخروش کی حالت میں جس وقت ہال احباب کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔ نہایت قلیل وقت میں جلدی جلدی تحریر کئے گئے تھے۔ اس لئے جس صورت میں ان کا اندراج ہو سکا۔ اسی صورت میں ان کو شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ احباب اس کو ملاحظہ کر کے حسب ضرورت دفتر ھذا کو اطلاع دے کر صحت کرا سکیں۔ یعنے اگر کسی دوست نے وعدہ کیا ہو۔ اور وہ اس فہرست میں درج نہ ہو۔ یا ان کا نام و پتہ مکمل یا درست طور پر درج نہ ہو۔ یا رقم میں کوئی تفاوت ہو۔ تو وہ اطلاع دے کر صحت کرالیں۔ نیز احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ یہ اطلاع دیں۔ کہ وہ اپنے وعدہ کو کب کب اور کس طریق سے ادا کریں گے۔

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تک جو وعدے اس مد میں موصول ہو چکے ہیں۔ ان کی کل میزان ۲۲۶۱۸۹/- ہے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان معہ پتہ	رقم موعودہ
۱	سیدنا حضرت امیر المومنین مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان	۱۰,۰۰۰
۲	حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ "	۵۰۰
۳	حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے "	۲,۰۰۰
۴	حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب "	۱,۰۰۰
۵	حضرت اُمِ ناصر صاحبہ قادیان	۵۰۰
۶	حضرت اُمِ متین صاحبہ "	۳۰۰
۷	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خود محترمہ منصورہ بیگم صاحبہ و بچگان قادیان	۱,۰۰۰
۸	صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب خود "	۳۰۰
۹	" منجانب سیدہ امۃ الحی صاحبہ مرحومہ "	۵۰
۱۰	" " سیدہ ام طاہر صاحبہ مرحومہ "	۵۰
۱۱	" " سیدہ امۃ المجید بیگم صاحبہ "	۱۰۰
۱۲	" مرزا رفیع احمد صاحب منجانب سیدہ سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ "	۳۰۰
۱۳	" مرزا مبارک احمد صاحب "	۵۰۰
۱۴	" " منجانب طیبہ بیگم صاحبہ " وعزیز مجیب احمد صاحب	۵۰۰
۱۵	" مرزا حفیظ احمد صاحب "	۵۰۰
۱۶	" مرزا رفیع احمد صاحب "	۲۰۰
۱۷	" مرزا طاہر احمد صاحب "	۵۰۰
۱۸	" مرزا اظہر احمد صاحب "	۱۰۰
۱۹	" مرزا وسیم احمد صاحب "	۳۰۰
۲۰	حضرت ام وسیم صاحبہ خود و میاں وسیم احمد و نعیم احمد صاحب "	۱۰۱
۲۱	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	۴۰۰
۲۲	" " منجانب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب	۱۰۰
۲۳	" مرزا مظفر احمد صاحب قادیان	۵۰۰
۲۴	" مرزا اظفر احمد صاحب "	۵۰۰
۲۵	" مرزا حمید احمد صاحب "	۵۰۰
۲۶	" مرزا منصور احمد صاحب "	۵۰۰
۲۷	" مرزا رشید احمد صاحب "	۵,۰۰۰
۲۸	میاں عبد الرحیم احمد صاحب خود "	۱۰۰

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان معہ پتہ	رقم موعودہ
۲۹	میاں عبد الرحیم صاحب منجانب صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ قادیان	۱۰۰
۳۰	" " امۃ النصیر و امۃ النور و بعض وفات یافتہ عزیزان "	۵۰۰
۳۱	سید داؤد احمد صاحب خود "	۱۰۰
۳۲	" " منجانب حضرت میر محمد اسحاق صاحب "	۱۰۰
۳۳	" " " امۃ الباسط صاحبہ "	۱۰۰
۳۴	بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب منجانب نواب صاحب مرحوم "	۲۰۰
۳۵	نواب محمد عبد اللہ خان صاحب خود و منجانب بیگم صاحبہ خود قادیان	۱۰,۰۰۰
۳۶	میاں عباس احمد خان صاحب "	۱۲۵
۳۷	بیگم صاحبہ حضرت نواب محمد علی خان صاحب "	۵۰۰
۳۸	میاں مسعود احمد خان صاحب خود "	۵۰۰
۳۹	" " منجانب طیبہ بیگم صاحبہ و بچگان "	۲۰۰
۴۰	" " حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم "	۳۰۰
۴۱	میاں عبد الرحمن خان صاحب معہ اہلیہ "	۲۰۰
۴۲	میاں محمد احمد خان صاحب "	۵۰۰
۴۳	صاحبزادی امۃ الحمید بیگم صاحبہ بیگم میاں محمد احمد خان صاحب قادیان	۲۵۰
۴۴	میاں عبد المنان صاحب عمر خود و منجانب حضرت خلیفہ اول و امۃ الرحمن صاحبہ	۲۰۰
۴۵	آرگس کمپنی قادیان بذریعہ میاں محمود احمد صاحب	۲۰۰
۴۶	پرسیمن کمپنی " " حضرت مرزا شریف احمد صاحب و مرزا منصور احمد صاحب "	۳,۵۰۰
۴۷	آئرن اینڈ سٹیل مینوفیکچرنگ کمپنی بذریعہ مرزا حمید احمد صاحب قادیان	۱,۰۰۰
۴۸	میکس ورکس قادیان بذریعہ میاں محمد احمد صاحب	۲,۵۰۰
۴۹	دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب "	۱۵۰
۵۰	جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ بذریعہ سید لال شاہ صاحب	۱۰۰
۵۱	علی اکبر صاحب میراں پور " " " "	۱۰۰
۵۲	لجنہ اماء اللہ آنبہ " " " "	۵۰
۵۳	جماعت اٹھوال ضلع گورداسپور	۲۰۰

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان معہ پتہ	رقم موعودہ
۵۴	جماعت امروہہ یو۔پی۔ بذریعہ سید محمد میاں صاحب	۲۰۰
۵۵	سید محمد میاں صاحب خود امروہہ یو پی	۵
۵۶	جماعت بھٹیاں بذریعہ عبد الحق صاحب نور	۲۰۰
۵۷	عبد الحق صاحب نور خود بھٹیاں	۱۰۰
۵۸	جماعت بھینی بانگر ضلع گورداسپور بذریعہ سیکرٹری صاحب	۱۰۰
۵۹	لجنہ بذریعہ عطا محمد صاحب پریذیڈنٹ لجنہ	۳۰۰
۶۰	جماعت بہلول پور ضلع لائل پور	۱۰۰
۶۱	" پشاور بذریعہ شمس الدین صاحب	۳,۰۰۰
۶۲	تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بذریعہ سید محمود اللہ شاہ صاحب	۵۰۰
۶۳	جماعت پنڈی چری بذریعہ رشید الدین صاحب پریذیڈنٹ	۱۰۰
۶۴	جماعت تہال ضلع گجرات بذریعہ حاجی محمد دین صاحب امیر جماعت	۱۰۰
۶۵	" ٹوپی ضلع مردان بذریعہ نذیر خان صاحب	۱۰۰
۶۶	" جبوکی سدوکی بذریعہ امام دین صاحب امیر جماعت	۵۰
۶۷	" جے پور بذریعہ عبد الغفور صاحب سانبھر لیک	۵۰۰
۶۸	" حیدر آباد دکن بذریعہ سیٹھ محمد اعظم صاحب	۵,۰۰۰
۶۹	دار الشیوخ قادیان	۵
۷۰	جماعت دھرم کوٹ بگہ بذریعہ عبد الغنی صاحب جنرل سیکرٹری	۱۰۰
۷۱	" دہلی بذریعہ شیخ غلام حسین صاحب سیکرٹری مال	۲,۰۰۰
۷۲	" دھیر کے کلاں ضلع گجرات بذریعہ رحمت اللہ خان صاحب	۱۰۰
۷۳	" زیرہ ضلع فیروز پور بذریعہ ثاقب صاحب زیروی	۲۰۰
۷۴	" سارچور ضلع گورداسپور بذریعہ میاں حسین بخش صاحب	۱۰۰
۷۵	" سرائے نورنگ ضلع بنوں بذریعہ صاحبزادہ محمد طیب صاحب	۱۰۰
۷۶	جماعت سکندر آباد	۵,۰۰۰
۷۷	" اسماعیلہ ضلع گجرات بذریعہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب	۱۰۰
۷۸	" " بذریعہ بشیر احمد صاحب زین " " "	۵۰
۷۹	" " " بھائی سلطان احمد صاحب	۱۰
۸۰	" شاہ پور۔ امرگڑھ ضلع گورداسپور	۵۰
۸۱	" شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ بذریعہ ولایت شاہ صاحب۔ امیر جماعت	۱۰۰
۸۲	" شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور	۱۰۰

نمبر شمار	نام وعدہ کنندگان معہ پتہ	رقم موعودہ
۸۳	جماعت شیخ پور۔ ضلع گجرات	۱۰۰
۸۴	" عزیز پور ڈوگری محمد ابراہیم صاحب سیکرٹری خود	۱۰۰
۸۵	" " منجانب جماعت	۴۰۰
۸۶	" عینو والی۔ بذریعہ خدا بخش صاحب	۱۰۰
۸۷	" کپورتھلہ بذریعہ عبد الرحمن صاحب سیکرٹری مال	۵۰۰
۸۸	" کلکتہ بذریعہ مرزا ظفر احمد صاحب	۱۰,۰۰۰
۸۹	" کشمیر و جموں بذریعہ غلام نبی صاحب گلکار	۱,۰۰۰
۹۰	" کوٹ محمد	۱,۰۰۰
۹۱	" کھاریاں ضلع گجرات بذریعہ چوہدری برکت علی صاحب	۵۰
۹۲	" گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بذریعہ شیخ غلام رسول صاحب	۲۰۰
۹۳	" " بذریعہ چوہدری رحمت خان صاحب	۱۰۰
۹۴	جماعت گکھڑ	۱۰۰
۹۵	" گوجرہ صدر بذریعہ فضل حق صاحب پریذیڈنٹ	۵۰
۹۶	" لائل پور بذریعہ نذر محمد صاحب	۱,۰۰۰
۹۷	" لاہور	۱۵,۰۰۰
۹۸	" لدھیانہ بذریعہ برکت علی صاحب لائق	۲۰۰
۹۹	ڈاکٹر عبد الکریم صاحب و اہل و عیال " "	۲۰۰
۱۰۰	جماعت مڈھ رانجھہ۔ گورداسپور بذریعہ محمد اسماعیل صاحب	۱۰۰
۱۰۱	" مردان بذریعہ محمد لطاف خان صاحب	۱,۰۰۰
۱۰۲	" نارووالی بذریعہ عبید اللہ صاحب	۵۰
۱۰۳	" بانگا چانگریاں بذریعہ غلام رسول صاحب	۵۰
۱۰۴	" نونگ ضلع گجرات بذریعہ شاہ محمود صاحب سیکرٹری مال	۱۰۰
۱۰۵	" نیروبی بذریعہ سید محمود اللہ شاہ صاحب	۱,۰۰۰
۱۰۶	" ونجواں بذریعہ چوہدری فقیر محمد صاحب امیر جماعت	۱۰۰
۱۰۷	" ویرووالی بذریعہ عبد الخالق صاحب سیکرٹری مال	۱۰۰
۱۰۸	کارخانہ سیمنٹ اینڈ کو بذریعہ سلطان محمود احمد صاحب	۱,۵۰۰
۱۰۹	آفتاب احمد صاحب پشاور	۱۰۰
۱۱۰	ابراہیم صاحب مالا باری	۱۰
۱۱۱	خان بہادر چوہدری ابو الہاشم صاحب قادیان	۵۰۰
۱۱۲	" " منجانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام	۵۰۰
۱۱۳	مرزا احمد بیگ صاحب پنشنر قادیان	۵۰۰